۷۔ غزل - ساجدہ زیدی

بے شمار بلند پایہ ادیبوں اور شاعروں نے اُردو زبان و ادب کی ترقی میں اپنی گراں قدر خدمات پیش کی ہیں۔ سخنوروں کے اس قافلے میں ہمیں کئی شاعرات کے نام بھی نظر آتے ہیں۔ مہ لقا بائی چنداؔ، پروینؔ شاکر، کشور ناہیدؔ، فہمیدہ ریاضؔ، اداؔ جعفری، عذرا پروینؔ، شفیق فاطمہ شعریٰؔ، ساجدہؔ زیدی، زاہدہؔ زیدی، رفیعہ شبنمؔ عابدی، شبنمؔ عشائی، وغیرہ۔ ان شاعرات کی سوچ، احساسات، اندازِ بیاں اور اسلوب نے اُردو شاعری کو نئے رنگ و آہنگ سے روشناس کرایا ہے۔

جان پہچان : ساجدہؔ زیدی ۱۹۲۶ء میں پانی پت میں پیدا ہوئیں۔ وہ ادیبہ، شاعرہ اور ماہرِ تعلیم بھی تھیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ تعلیمات میں انھوں نے درس و تدریس کے فرائض انجام دیے۔ انھیں دہلی اُردو اکادمی نے بہادر شاہ ظفرؔ ایوارڈ سے نوازا تھا۔ ’جوئے نغمہ، آتشِ سیال، سیلِ وجود‘ اور ’آتش زیرِ پا‘ ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ’مٹی کے حرم‘ اور ’موجِ ہوا پیچاں‘ ان کے ناول ہیں۔ ’تلاشِ بصیرت‘ اور ’گزرگاہِ خیال‘ ان کی تنقیدی کتابیں ہیں۔ انھوں نے مغربی فلسفیوں کی بہت سی تحریروں کا اُردو میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ انھوں نے منظوم ڈراما بھی لکھا۔ ۱۱/ مارچ ۲۰۱۱ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

عہدِ غم ، موسمِ گل ، حرفِ وفا یاد نہیں | کیا بتائیں تجھے اے دل ہمیں کیا یاد نہیں
جس نے کہرام سا سینے میں مچا رکھا تھا | اب تو اس دل کے دھڑکنے کی ادا یاد نہیں
قافلہ تھا کہ نہیں ، ہم سفراں تھے کہ نہیں | کوئی آوازِ درا ، کوئی صدا یاد نہیں
تیرا بسنا تو کہاں یاد ہو اس موسم میں | دلِ وحشی ترے لُٹنے کی فضا یاد نہیں
کیا کریں شکوۂ اربابِ سیاست ، اے دل | دوست داروں کی عنایت کا گِلہ یاد نہیں
دے تو سکتے تھے جوابِ ستمِ دوست مگر | کیا کریں ، ہم کو کوئی طرزِ جفا یاد نہیں

کون تھے ، کیا تھے ، کہاں تھے ، ہمیں کس کی تھی طلب
خود ہمیں اپنی ہی ہستی کا پتا یاد نہیں

معانی و اشارات

حرفِ وفا - مرادِ محبت
ہم سفراں - ہم سفر کی جمع
دلِ وحشی - پاگل دل
درا - گھنٹی
شکوۂ اربابِ سیاست - سیاست دانوں کی شکایت
طرزِ جفا - ظلم کا طریقہ

* **ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔**

۱۔ شاعرہ نے دوستوں کے دیے ہوئے دکھ درد کا جواب نہیں دیا، وجہ لکھیے۔

۲۔ غزل کے حوالے سے 'دوست داروں کی عنایت' کا مطلب لکھیے۔

۳۔ 'جس نے کہرام سا سینے میں مچا رکھا تھا' کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

۴۔ صحیح متبادل کا انتخاب کیجیے:

غزل میں شاعرہ کا مخاطب (دل، دوست، محبوب، دشمن)

* **شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔**

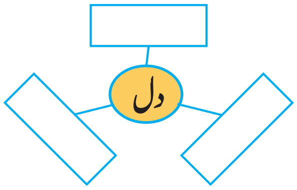

* **غزل سے ہم معنی لفظوں کی دو جوڑیاں لکھیے۔**
* **غزل سے زیرِ اضافت والے الفاظ لکھیے۔**
* **غزل کے قافیوں کو حروفِ تہجی کی ترتیب میں لکھیے۔**
* **غزل کے قافیوں میں دو نئے لفظوں کا اضافہ کیجیے۔**

* **یہاں چند شعرا کے نام دیے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے تخلص تلاش کر کے ان کے نام کے آگے لکھیے۔**

- عبدالحمید ....
- شیخ محمد ....
- ابوظفر سراج الدین محمد ....
- میر تقی ....
- سیّد شاہ..........اورنگ آبادی
- مرزا اسداللہ خاں ....
- احمد ....
- فیض احمد ....
- شیخ محمد ابراہیم..........دہلوی
- میر ببر علی ....

ع	ا	ن	ی	س	و	د	ا	غ	م
د	ب	د	ج	ا	ق	ب	ا	ل	ص
م	ج	ر	و	ح	س	ر	ت	پ	ح
و	گ	د	ش	ر	ت	ذ	و	ق	ف
م	ر	ث	ف	ی	ض	ن	م	ت	ی
ن	ا	ص	ر	ج	د	ظ	ج	ی	ا
چ	ک	غ	ا	ل	ب	ی	ا	ل	س
و	ب	ش	ز	م	ی	ر	ز	ش	ش
ل	ر	ا	ظ	ف	ر	ا	ق	و	ا
ی	ز	د	س	ر	ا	ج	ہ	ق	ذ

- سیّد ناصر رضا..........کاظمی
- نواب مرزا خاں..........دہلوی
- مرزا محمد رفیع ....
- عبدالحیٔ..........لدھیانوی
- رگھوپتی سہائے..........گورکھپوری
- اسرارالحق..........لکھنوی
- سیّد ولی محمد..........اکبر آبادی
- ولی محمد..........اورنگ آبادی

- شبیر حسن خان..........ملیح آبادی
- سیّد خواجہ میر ....
- شیخ غلام ہمدانی ....
- محمد مومن خاں ....
- سیّد فضل الحسن..........موہانی
- علی سکندر..........مرادآبادی
- اسرارالحسن خاں..........سلطان پوری
- سیّد اکبر حسین..........الٰہ آبادی

- سیّد فصیح الدین..........تمکنت
- احمد علی..........قدوائی
- مرزا واجد حسین..........یگانہ چنگیزی
- اورنگ زیب..........شفائی
- مرزا سلامت علی ....
- سیّد علی محمد..........عظیم آبادی

اضافی مطالعہ

مختصر افسانہ

کہانی کہنے اور سننے کی روایت قدیم زمانے سے قائم ہے۔ مختصر افسانہ اسی قدیم کہانی کی جدید شکل ہے۔ اگرچہ اس کی موجودہ ہیئت (فارم) ہم نے مغرب سے لی ہے مگر آج مختصر افسانہ اُردو ادب کی ایک مقبول ترین صنف تسلیم کی جاچکی ہے۔ مختصر افسانے میں زندگی کے کسی ایک پہلو یا کسی ایک واقعے کو ایجاز و اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ پلاٹ، کردار، مکالمے، نقطۂ نظر، پس منظر اور زبان و بیان کی شستگی مختصر افسانے کے اجزائے ترکیبی ہیں۔ ان اجزا کے توازن اور تناسب سے افسانے کی تشکیل ہوتی ہے۔ بدلتے حالات کے زیرِ اثر افسانے کی تکنیک میں کئی تبدیلیاں کی گئیں لیکن ان تبدیلیوں کے باوجود آج بھی مختصر افسانہ اسی 'بیانیہ' کی بنیاد پر کھڑا نظر آتا ہے جس کی داغ بیل سو برس پہلے پریم چند نے ڈالی تھی۔

یہاں مہاراشٹر کے تین منتخب افسانہ نگاروں کی نگارشات پیش کی جارہی ہیں۔ مہاراشٹر کی ریاستی زبان مراٹھی ہے مگر یہاں کی تاریخ و ثقافت میں اُردو زبان و ادب کا بھی خاصا حصہ ہے، خاص طور پر ممبئی میں اُردو مختصر افسانے کی ایک مستحکم روایت ابتدا سے قائم ہے۔ ممبئی اور مہاراشٹر کے دیگر علاقوں اور شہروں کے افسانہ نگاروں پر وہاں کی بولی ٹھولی، معاشرت اور رسم و رواج کے اثرات نمایاں ہیں۔

یہاں اضافی مطالعے کے تحت طلبہ کے معیار اور مزاج کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایسے تین افسانوں کا انتخاب کیا گیا ہے جن کے مطالعے سے طلبہ اُردو افسانے کی عمومی صورتِ حال سے واقف ہو سکتے ہیں۔

میں یہاں بھی ہوں...

➤ آٹھویں جماعت - اُردو بال بھارتی

انٹرنیٹ کی دنیا سے
www.allurdubooks.blogspot.in/p/urdu